اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حج کو ذریعہ آمدن نہ بنائیں!

پاکستان میں ایک عرصہ بعد عوامی حکومت اقتدار میں آئی ہے جن کا بنیادی نعرہ عوام کی خدمت ہے۔ ایک اچھی اور فلاحی حکومت عوام کو بنیادی سہولتیں فراہم کرنے کے ساتھ انہیں مراعات بھی دیتی ہیں' عوام کی خدمت کا طریقہ ایسا ہو کہ لوگ محسوس کریں کہ واقعی حکومت ان کے جذبات کا خیال کرتی ہے۔ اور ان کی زندگی کو آسان بنانے میں مدد دے رہی ہے لیکن بدقسمتی سے ہمارے ہاں ویلفیئر حکومت کا تصور ہی نہیں ہے اربوں روپے ٹیکس کی مد میں وصول تو کئے جاتے ہیں لیکن ان کے فوائد وثمرات سے عوام ہمیشہ محروم رہے ہیں خصوصاً تعلیم اور صحت کے لئے لوگ اپنی گرہ سے ہی خرچ کرتے ہیں اور غریب پریشان رہتا ہے کیونکہ نہ تو وہ تعلیمی اخراجات اٹھا سکتا ہے اور نہ ہی پرائیویٹ ہسپتالوں سے علاج کرا سکتا ہے ایک عوامی حکومت کا تو اولین فرض ہے کہ وہ زندگی کے تمام شعبوں میں نہ صرف آسانیاں پیدا کرے بلکہ مراعات بھی دے۔ خاص کر ایک اسلامی مملکت میں رہنے والے تمام لوگوں کو مذہبی آزادی کے ساتھ عبادت کی ادائیگی میں تعاون کرے۔ پاکستان میں بسنے والوں کی اکثریت مسلمان ہے اور اسلام سے گہری وابستگی رکھتے ہیں نماز' روزہ' زکوٰۃ کے ساتھ فریضہ حج کی ادائیگی کا پرخلوص جذبہ ان کے دل میں موجزن ہوتا ہے جس کے لئے وہ ایک ایک پائی جمع کرتے ہیں اور عمر کے آخری حصے میں بمشکل اتنی پونجی جمع کرتے ہیں کہ یہ فریضہ ادا کرسکیں۔ لیکن حکومت کی جانب سے ہر سال نئی پالیسیاں بنتی ہیں جس میں کرایوں میں بے پناہ اضافہ اور دیگر اخراجات ہیں جس کے لئے حجاج کرام بھی متاثر ہوتے ہیں اور اگر وہ یہ رقم جمع کرا بھی دیتے ہیں تو قرعہ اندازی میں نام نہیں آتا اور یہ حسرت لیکر دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں

کہ کاش وہ بھی حج کر لیتے۔اب چند سالوں سے حکومت نے حجاج کرام کی نصف تعداد پرائیویٹ کمپنیوں کو دے دی ہے ظاہر ہے ان کے اخراجات حکومت کی نسبت زیادہ ہیں مالدار تو یہ بوجھ اٹھا لیتے ہیں مگر ایک عام آدمی کے بس کا کھیل نہیں اور اس کی وجہ حکومت کی غلط پالیسیاں ہیں جس کی زد میں یہ کمپنیاں بھی آتی ہیں۔

اس سال بھی حکومت نے دو لاکھ روپے فی حاجی اخراجات مقرر کئے ہیں اور پرائیویٹ کمپنیاں کم از کم ڈھائی لاکھ وصول کریں گی۔اس لئے کہ انہیں بیس سے پچاس لاکھ روپے نقد زر ضمانت حکومت کو جمع کرانا ہوگا۔بلاشبہ اس کا بوجھ بھی راہ راست حجاج کرام پر آئے گا۔اس کے ساتھ قومی ائرلائن نے تہتر 73 ہزار روپے کرایہ مقرر کیا ہے جو کہ اصل سے دو گناہ ہے اور وزارت مذہبی امور نے اپنے تمام تر اخراجات اس میں شامل کرتی ہے یہ کیسی عوامی حکومت ہے جو خدمت کی بجائے حج جیسے مقدس فریضے کو آمدنی کا ذریعہ بناتی ہے۔

یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ دیگر اسلامی اور غیر اسلامی ممالک حج کی ادائیگی کے لئے بہتر سے بہتر سہولتیں اور مراعات فراہم کرتی ہیں بلکہ حجاج کرام کے لئے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ میں مثالی رہائشیں اور منیٰ اور عرفات میں بھی بہترین انتظامات کرواتے ہیں ان کے سفارت خانے براہ راست ان کاموں کی نگرانی کرتے ہیں لیکن پاکستانی حجاج سعودی عرب جاکر لاوارث نظر آتے ہیں رہائش انتہائی دور اور ناقص ہوتی ہیں مشاہدہ میں یہ بات آئی ہے کہ کئی کئی منزلیں حجاج سیڑھیوں کے ذریعے آتے جاتے ہیں اور منیٰ میں ان کی رہائش انتہائی دور ہوتیں ہیں۔

البتہ جب سے پرائیویٹ سکیم شروع ہوئی ہے حجاج کرام کو بہتر سہولتیں میسر آئی ہیں لیکن اب ان پرائیویٹ اداروں کو پریشان کیا جا رہا ہے اور طرح طرح کی پابندیاں لگا کر انہیں مجبور کیا جا رہا ہے کہ ایسی صورت میں اخراجات حد سے بڑھ جائیں گے اور کوئی بھی حاجی پرائیویٹ اداروں کے ذریعے حج پر نہ جا سکے گا اس لئے ہماری درخواست ہے کہ حکومت حج کو ذریعہ آمدنی نہ بنائے بلکہ اس مقدس فریضے کی ادائیگی میں تمام ممکنہ سہولتیں فراہم کرے اور پرائیویٹ سکیم کے تحت جانے والے حجاج کو بھی ریلیف دیں۔